احوال وکوائف دار العلوم حقانیہ

حضرت مہتمم صاحب کی تقریر

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب مدظلہ نے ۱۰ ذی الحجہ کو نماز عید سے قبل اکوڑہ خٹک کے وسیع وعریض عیدگاہ میں اکوڑہ اور مضافات کے ہزاروں مسلمانوں کے اجتماع میں قربانی کی اہمیت اور حقیقت پر بصیرت افروز تقریر فرمائی —

آپ نے ان شبہات وشکوک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ شیطان نے بھی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بھی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی سے منع کرنے کے لئے کئی بار کوشش کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پتھر پھینک کر اسے دھتکارا جسکی یاد آج تک رمی جمرات کی شکل میں جاری ہے۔ چنانچہ حجاج ہر سال ابلیس سے بیزاری کے اظہار کے لئے کنکریاں پھینکتے ہیں۔ آج بھی انسانی شکل میں ایسے شیاطین موجود ہیں، جو ہر سال قربانی کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ آج کہا جاتا ہے کہ قربانی پر اتنی دولت کیوں ضائع کی جارہی ہے۔؟ کاش! انہیں معلوم ہوتا کہ مال وجان سب کچھ قربان کرنے سے بھی اگر مولیٰ راضی ہوجائے تو یہ سودا مہنگا نہیں۔ سراسر خوشی اور کامرانی ہے، ہرگز ہرگز خسارہ نہیں۔ پھر اقتصادی لحاظ سے بھی مال ضائع ہوتا کہاں ہے؟ غریب لوگ سال بھر حیوانات پال کر اچھے داموں فروخت کر دیتے ہیں، اور ساری رقم اور منافع مسلمانوں ہی کے گھروں میں پہنچ جاتا ہے۔ کہیں باہر تو نہیں جاتا۔ کروڑوں روپے کی تجارت ہو جاتی ہے۔ اس کا گوشت غریب پیٹ بھر کر کھا لیتے ہیں، ہڈیاں کھاد وغیرہ کے کام آجاتی ہیں۔ اور ہزاروں لوگوں کا کاروبار اس سے قائم ہے۔

آج ملک کو معاشی مسائل کا سامنا ہے۔ اور اس کا حل اسلام کے ایک ایک ستون گرانے میں سمجھا جارہا ہے۔ بجائے اس کے کہ اقتصادی ترقی کے لئے اپنی خواہشات، فحاشی اور بے حیائی کو روک دیا جائے اس کا حل بھی قربانی بند کرنے اور اولاد کی پیدائش روکنے کی صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔ اسلام اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشی مسئلہ ان طریقوں سے حل نہیں فرمایا، بلکہ تعلیم دی کہ اے مسلمانو! زندگی کا زیادہ حصہ اللہ کی عبادت کے لئے مخصوص کر دو۔ تمہارے رزق کا کفیل خداوند کریم ہے۔

۱۔ ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین الآیۃ۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی بڑا روزی دینے والا زبردست طاقت والا ہے۔

۲۔ وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا۔ الآیۃ۔ اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر اسکی روزی اللہ پر ہے۔

۳۔ وکاین من دابۃ لا تحمل رزقھا اللہ یرزقھا وایاکم۔ الآیۃ۔ اور بہت سے جاندار ہیں جو اپنا رزق

اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی انہیں اور تمہیں رزق دیتا ہے۔

۲۔ امن ھذا الذی یرزقکم ان امسک رزقہ بل لجوا فی عتو ونفور۔ بھلا وہ کون ہے جو تم کو روزی دے گا۔ اگر وہ اپنی روزی بند کرے کچھ نہیں بلکہ وہ سرکشی اور نفرت میں اڑے بیٹھے ہیں۔

پھر یہ بھی فرمایا کہ وسائل رزق کو بھی پوری طرح کام میں لاؤ۔ اور سچائی اور دیانت کے اصولوں کی بناپر تجارت بھی کرو۔ ملازمت اور زراعت بھی کرو۔ ملک کا چپہ چپہ جو قدرتی خزانوں سے بھرا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ مگر خالق سے غافل نہ ہونا ——— ! یہ نہیں کہ تلاش رزق میں نہ نماز کا موقع نہ جہاد کی فکر۔ باہمی ہمدردی اور ادائے حقوق کا خیال رکھو ——— دوسری چیز اسلام نے یہ بتائی کہ حصول رزق میں محرمات جوا، سود، رشوت، ظلم اور چوری وغیرہ سے احتراز کرو۔ اسراف اور فضول خرچی سے منع فرمایا۔ کہ یہ جوا، سود اور سینما بینی پر دولت کی تباہی یہود اور نصاریٰ کے کام ہیں، مسلمانوں کے نہیں۔ اس کے ساتھ اسلام میں شراب اور خنزیر اور اسی طرح کی تمام اشیاء کو حرام قرار دیا۔ حلال اور حرام سب واضح کر دیا گیا۔ اور بتایا کہ حلال سے استفادہ کرو اور حرام سے ہر طرح بچو ——— تیسری چیز کی تعلیم دی کہ عزبت وامارت دونوں اللہ کی طرف سے ابتلاء و امتحان ہیں۔ فرمایا امیر کے پاس جو فالتو دولت ہے وہ حاجتمندوں کو دے۔ اگر دس کماؤ اور آٹھ اپنی ضروریات میں خرچ کرو تو دو مساکین اور مستحقین پر لگاؤ۔ اپنی دولت کو قارون کی طرح ذاتی کمائی نہ سمجھو بلکہ اسے خلق خدا کی بھلائی، ملک کی ترقی، دین کی اشاعت اور آخرت کے لئے خرچ کرو۔ غرض حضورؐ کے مقرر کردہ منصوبہ بندی سے کام چلے گا نہ کہ خاندانی منصوبہ بندی سے۔ یاد رکھو اسلام کے فطری طریقوں کو چھوڑ کر اور بھی تباہی اور بربادی کے گڑھے میں جا گرو گے۔ واللہ العظیم ان ناجائز طریقوں سے تمہاری دنیاوی پریشانیاں مزید بڑھ جائیں گی۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے ملک میں عام بے دینی کی لہر اور اسلامی غیرت و حمیت کی کمزوری پر شدید افسوس کا اظہار کیا۔ اس ضمن میں آپ نے چین کے صدر لیوشاؤچی کے استقبال میں جوان لڑکوں کے رقص وسرود اور طالبات کے ناچ گانوں کو خاص طور سے ہدف تنقید بنایا کہ یورپ اور غیر مسلم اقوام کی تہذیب ہم پر چھا رہی ہے۔ اپنی روایات اور قومی وملی احساسات کو برسر بازار رسوا کیا جا رہا ہے۔ کافر قومیں اگر یہ سب چیزیں فیشن سمجھتی ہیں تو ہمیں کہاں زیب دیتا ہے کہ ان کی تقلید میں قوم کی بیٹیوں کو یوں برسر عام نچوائیں۔ کیا خداوند کریم نے ہمیں دشمن سے اس لئے بچایا کہ روس امریکہ اور چین کے صدر آئیں تو ہم عورتوں کو نچوا کر ان کی خوشنودی کا سامان مہیا کریں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیا ایک اسلامی ریاست کی غیور قوم کی یہ روایات ہو سکتی ہیں۔ آج ملک کے تمام اخبارات فحش تصویروں اور رقص وسرود کے مناظر سے بھرے پڑے ہیں۔ کیا کافر اقوام کے سامنے ہماری یہی اسلامیت اور قومی روایات ہیں۔؟ اسلام اور